بسم اللہ الرحمن الرحیم

نمازجنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھنے کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ نمازجنازہ میں سورت فاتحہ پڑھنے کا کیا حکم ہے ؟ قرآن وسنت کے دلائل کی روشنی میں تفصیل کے ساتھ جواب ارشاد فرمادیں ۔

سائل : عبدالمتین (کاہنہ نو، لاہور)

جواب

فقہ حنفی کی رو سے نمازجنازہ میں سورت فاتحہ بنیت قراءت پڑھنا جائز نہیں ہے کیونکہ نمازجنازہ قراءت کا محل نہیں بلکہ دعاوثناء کا محل ہے ہے البتہ اگر کوئی سورت فاتحہ کو قراءت کی نیت سے نہیں بلکہ حمدوثناء کی نیت سے پڑھے تو یہ جائز ہے اور نمازجنازہ میں سورت فاتحہ نہ پڑھنا کثیر صحابۂ کرام مثل حضرت عمر بن خطاب ، علی ابن ابی طالب ، عبداللہ بن عمر اور ابوہریرہ اور تابعین مثل حضرت عطاء ، طاؤس ، سعید بن مسیب ، ابن سیرین ، ابن جبیر شعبی ، حکم ، ابن منذر ، مجاہد ، حماد ، اور سفیان ثوری رضوان اللہ علیہم اجمعین جیسی جلیل القدر شخصیات کا موقف ہے ۔

نمازِجنازہ کا طریقہ مختلف احادیث وآثار میں جو بیان کیا گیا ہے اس میں سورت فاتحہ پڑھنے کا حکم نہیں دیا گیا چنانچہ امام مالک رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ حضرت ابوسعید مقبری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نمازجنازہ کے طریقے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا "فإذا وضعت کبرت وحمدت اللہ وصلیت علی نبیہ ثم أقول اللّٰھم عبدک وابن عبدک الخ" ترجمہ : جب جنازہ رکھا جاتا ہے تو میں تکبیر کہتا ہوں اور اللہ کی حمدوثناء بیان کرتا ہوں اور پھر نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہوں پھر کہتا ہوں : اے اللہ یہ تیرا بندہ ہے اور تیرے بندے کا بیٹا ہے (پھر آخر تک پوری دعا بتائی) ۔ (مؤطاامام مالک ، کتاب الجنائز ، باب ما یقول ، جلد 1 ، صفحہ 209 ، مطبوعہ کراچی)

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے استاذ ، امام ابن شیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نمازجنازہ کے طریقے کے حوالے سے ایک روایت بیان کرتے ہیں : "عن الشعبی قال فی التکبیرۃ الأولی یبدأ بحمد اللہ والثناء علیہ والثانیۃ صلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم والثالثۃ دعاء للمیت والرابعۃ للتسلیم" ترجمہ : حضرت امام شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا جنازہ میں پہلی تکبیر میں حمدوثناء پڑھی جائے اور دوسری تکبیر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود اور تیسری میں میت کے لئے دعا اور چوتھی میں سلام پھیرا جائے ۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ، کتاب الجنائز ، مایبدأ بہ فی التکبیرۃ ، جلد 2 ، صفحہ 490 ، مکتبۃ الرشد ، الریاض)

ان دونوں روایتوں میں نمازِ جنازہ کا طریقہ بیان کیا گیا ہے لیکن سورہ فاتحہ پڑھنے کا نہیں کہا گیا، صرف حمد و ثناء کا کہا گیا ہے۔ اسی طرح صحابہ کرام سے کئی اور روایات و آثار بھی ہیں جن میں بیان کیا گیا ہے کہ نماز جنازہ میں قراءت نہ کی جائے چنانچہ مؤطا امام مالک و مصنف ابنِ ابی شیبہ وغیرہ میں ہے "واللفظ لمؤطا" عن نافع أن عبد اللہ بن عمر کان لا یقرأ فی الصلاۃ علی الجنازۃ" ترجمہ: حضرت نافع فرماتے ہیں کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز جنازہ میں قراءت نہیں کیا کرتے تھے۔ (مؤطا امام مالک، کتاب الجنائز، باب ما یقول، جلد 1، صفحہ 210، مطبوعہ کراچی)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نمازِ جنازہ میں قراءت کے حوالے سے پوچھا گیا تو فرمایا: "قال: لم یوقت لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قولا ولا قراءۃ" ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمارے لئے کسی قول یا کسی (خاص سورت کی) قراءت کو معین نہیں فرمایا۔ (بدائع الصنائع، کتاب الصلاۃ، کیفیۃ الصلاۃ علی الجنازۃ، جلد 1، صفحہ 314، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

مصنف ابنِ ابی شیبہ میں ہے "عن سعید بن أبی بردۃ عن أبیہ قال قال لہ رجل أقرأ علی الجنازۃ بفاتحۃ الکتاب؟ قال لا تقرأ" ترجمہ: حضرت سعید بن ابی بردہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ان سے کسی نے پوچھا کہ کیا میں نمازِ جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھوں؟ فرمایا: نہیں۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، باب من قال لیس علی الجنازۃ قراءۃ جلد 2 صفحہ 493، مکتبۃ الرشد، الریاض)

اُسی میں ہے "حدثنا یحیی بن أبی بکر، قال ثنا محمد بن عبد اللہ بن أبی سارۃ قال سألت سالما فقلت القراءۃ علی الجنازۃ فقال لا قراءۃ علی الجنازۃ" ترجمہ: محمد بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم سے نمازِ جنازہ میں قراءت کے حوالے سے پوچھا تو آپ نے فرمایا: جنازہ پر قراءت نہیں ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، باب من قال لیس علی الجنازۃ قراءۃ جلد 2 صفحہ 493، مکتبۃ الرشد، الریاض)

حضرت ابو العالیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "ما کنت أحسب أن فاتحۃ الکتاب تقرأ إلا فی صلاۃ فیہا رکوع وسجود" ترجمہ: سورہ فاتحہ اسی نماز میں پڑھی جاتی ہے جس میں رکوع و سجود ہوتے ہیں۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، باب من قال لیس علی الجنازۃ قراءۃ، جلد 2، صفحہ 493، مکتبۃ الرشد، الریاض)

کثیر صحابہ و تابعین کا بھی یہی موقف ہے چنانچہ علامہ عینی لکھتے ہیں "ولیس فی صلاۃ الجنازۃ قراءۃ القرآن عندنا قال ابن بطال وممن کان لا یقرأ فی الصلاۃ علی الجنازۃ وینکر عمر بن الخطاب وعلی بن أبی طالب وابن عمر وأبو ہریرۃ ومن التابعین عطاء وطاوس وسعید بن المسیب وابن سیرین وابن جبیر والشعبی والحکم. وقال ابن المنذر ومجاہد وحماد وبہ قال الثوری، وقال مالک رضی اللہ عنہ قراءۃ الفاتحۃ لیست معمولا بہا فی بلدنا فی صلاۃ الجنازۃ" ترجمہ: ہمارے نزدیک نمازِ جنازہ میں قرآن پاک کی قراءت نہیں ہے۔ ابن بطال فرماتے ہیں کہ جو صحابہ نماز جنازہ میں قراءت نہیں کیا کرتے بلکہ اس کا انکار فرمایا کرتے تھے ان میں حضرت عمر بن خطاب، علی ابن ابی طالب، ابن عمر، ابو ہریرہ، اور تابعین میں سے حضرت عطاء، طاؤس، سعید بن مسیب، ابن سیرین، ابن جبیر، شعبی، حکم، ابن منذر، مجاہد، حماد، اور سفیان ثوری (جیسی جلیل القدر شخصیات) شامل ہیں، امام مالک فرماتے ہیں

ہمارے بلاد (یعنی مدینہ شریف) میں نمازجنازہ کے اندر سورت فاتحہ کے پڑھنے پر عمل نہیں ہے۔ (بنایہ، کتاب الجنائز، جلد3، صفحہ 216، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

محقق علی الاطلاق امام ابن ہمام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فتح القدیر میں اور علامہ زیلعی اپنی کتاب تبیین میں لکھتے ہیں: "واللفظ للاول "لا یقرأ الفاتحة إلا أن یقراھا بنیة الثناء ولم تثبت القراءة عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" ترجمہ: نمازی، نمازِجنازہ میں سورت فاتحہ کی قراءت نہ کرے البتہ ثناء کی نیت سے پڑھ سکتا ہے اور نمازجنازہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قراءت ثابت نہیں ہے۔ (فتح، باب الجنائز، فصل الصلوۃ علی المیت جلد2، صفحہ 122، دار الفکر، بیروت)

فقہ حنفی کی مشہور کتاب محیط برہانی میں فتاوی اہل سمرقند کے حوالے سے ہے "من قرأ فی صلاۃ الجنازۃ بفاتحة الکتاب إن قرأ بنیة الدعاء فلا بأس به، وإن قرأ بنیة القراءۃ لا یجوز أن یقرأ؛ لأن صلاۃ الجنازۃ محل الدعاء ولیست محل القراءۃ" ترجمہ: اگر کسی نے نمازِجنازہ میں سورہ فاتحہ دعاء کی نیت سے پڑھی تو کوئی حرج نہیں اگر قرآن کی قراءت کی نیت سے پڑھی تو جائز نہیں ہے کیونکہ نمازجنازہ دعاء کا محل ہے قراءت کا محل نہیں ہے۔ (محیط برہانی، کتاب الصلوۃ، الفصل الثانی والثلاثون، جلد2، صفحہ 180، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

بلکہ جن احادیث کے ظاہر سے نمازجنازہ میں سورت فاتحہ پڑھنے کی اجازت معلوم ہوتی ہے تو ان کا مطلب بیان کرتے ہوئے بھی فقہاء نے یہی فرمایا ہے کہ وہاں سورت فاتحہ کو حمد وثناء کی نیت سے پڑھنا مراد ہے اور حمد وثناء کی نیت سے پڑھنے کو ہم بھی جائز ہی کہتے ہیں چنانچہ محیط برہانی میں ہے "وما روی من الأحادیث یدل علی الجواز لا علی الوجوب ونحن نقول بالجواز فقد روی الحسن بن زیاد عن أبی حنیفة فی صلاته أنه لو قرأ الفاتحة بدلا عن الثناء لا بأس به" ترجمہ: اور (فاتحہ پڑھنے والی) روایات فاتحہ کے جواز پر دلالت کرتی ہیں نہ کہ وجوب پر اور جواز کے تو ہم خود بھی قائل ہیں جیسا کہ امام حسن بن زیاد حضرت ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نمازجنازہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں اگر ثناء کی جگہ فاتحہ پڑھی تو کوئی حرج نہیں ہے۔ (محیط برہانی، کتاب الصلوۃ، الفصل الثانی والثلاثون، جلد2، صفحہ 180، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

علامہ کاسانی رحمۃ اللہ علیہ بدائع الصنائع میں لکھتے ہیں "وتأویل حدیث جابر أنه کان قرأ علی سبیل الثناء لا علی سبیل قراءۃ القرآن وذلک لیس بمکروہ عندنا" ترجمہ: حدیثِ جابر کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے سورہ فاتحہ ثناء کی نیت سے پڑھی تھی نہ کہ قرآن کی قراءت کے طور پر اور یہ ہمارے نزدیک بھی مکروہ نہیں ہے۔ (بدائع الصنائع، کتاب الصلاۃ، کیفیۃ الصلاۃ علی الجنازۃ، جلد1، صفحہ 314، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا اعظم عطاری مدنی

مصدق: مفتی محمد ہاشم خان عطاری

فتوی نمبر: JTL-0355

تاریخ اجراء: 24شوال المکرم 1442ھ/26 مئی 2022ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net